عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ

راہ نمائے مکاتب

مکاتب میں موجود کمزوریاں اور اس کا علاج

نیز نفسیات کے اہم نکات

اسماعیل احمد لولات کاپودروی عفی عنہ

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

اللہ تعالی کے فضل وکرم اور اساتذہ کرام اور والد محترم کی دعاؤں اور فکروں کی وجہ سے احقر پچھلے چند سالوں سے تدریس کے ساتھ ساتھ مکاتب کے سلسلے سے وابستہ ہے اس سلسلے میں بہت سے مکاتب میں تعلیمی جائزہ لینے کا موقع ملا اس دوران محسوس کیا کہ اکثر مکاتب میں تعلیم کی بنیاد کمزور ہے نیز یہ بھی محسوس کیا کہ جس ترتیب سے پڑھایا جارہا ہے اس کی وجہ سے بچوں کی صلاحیت ابھرنے کے بجائے ماند ہو جاتی ہے، پھر یہ کمزوری آنے والے سالوں میں بھی باقی رہتی ہے اور اگلی جماعتوں کے اساتذہ بھی ایسے بچوں کو کمزور سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں اس طرح مکاتب میں بہت سے بچے ضائع ہو جاتے ہیں اور سات سال تک مدرسہ میں حاضری کے باوجود قرآن خوانی کی دولت سے محروم رہتے ہیں خود احقر نے کئی مکاتب میں دیکھا کہ ہر جماعت میں ضائع ہونے والے چند بچے ہیں نیز بعض اساتذہ نے بھی بار بار احقر سے دریافت کیا کہ ان بچوں کی کمزوریاں کس طرح دور کی جائیں تو دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ جو بچے قرآن کی جماعت میں ہیں اور قرآن نہیں پڑھ سکتے ان کی کمزوریاں دور کرنے اور ناظرہ خوانی کی استعداد پیدا کرنے کے لئے اساتذہ کی خدمت میں ایک پروگرام پیش کیا جائے تا کہ اساتذہ اس کے مطابق محنت کر کے بچوں میں ناظرہ خوانی کی استعداد پیدا کرسکیں اور کسی حد تک بچوں کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکے۔

ناظرین سے التجاء کرتا ہوں کہ مرتب کے لئے حسن خاتمہ اور مغفرت ذنوب ورضائے مولی کی دعا کرتے رہیں یہ آپ کی طرف سے میری اس کاوش کا بہتریں صلہ ہوگا۔

از۔اسماعیل احمد کاپودروی عفی عنہ

﴿ایک اہم مسئلہ اور اس کا حل﴾

قرآن پڑھانے والے اساتذہ کو اکثر مکاتب میں ایک مسلہ درپیش رہتا ہے کہ ایک بچہ کسی اور جگہ سے آیا ہے وہ کمزور ہے اب اس پر کس طرح محنت کی جائے یا اپنے مدرسہ کا ہی بچہ ہے اور گذشتہ سالوں میں اس پر محنت نہیں ہوئی اور بچہ کمزور رہ گیا تو اب قرآن کی جماعت میں اس پر کس طرح محنت کی جائے اس کے لئے میں ایک پروگرام آگے پیش کرتا ہو جس کی وجہ سے انشاء اللہ محنت کی راہیں ہموار ہو گی۔

پروگرام کا اجمالی نقشہ یہ ہے کہ کمزوری دور کرنے کے لئے اولاً جو سب سے زیادہ ضروری ہے وہ یہ ہے کہ پہلے کمزوری معلوم کی جائے اور بعد میں اس کا علاج تجویز کر کے محنت کی جائے اس لئے پروگرام میں ایک پیمائش کا نقشہ جس میں دس امور ہیں اس کی مدد سے آپ کمزوری معلوم کر سکتے ہیں اور دوسرے نقشہ میں کمزوری دور کرنے کا پروگرام اور محنت کا طریقہ مع ایام ذکر کیا ہے اور نقشہ میں موجود تمام امور کی بعد میں وضاحت بھی ہے۔



﴿پیمائش کا نقشہ﴾

نمبر شمار	امور
۱	حروف کی شناخت (مفردات میں)
۲	حروف کی شناخت (مرکبات میں)
۳	حرکات کا بیان
۴	حرکات مدہ
۵	تنوین کا بیان
٦	جزم کا بیان (جزم والے الفاظ کی تمام شکلوں کی مشق) درمیان حرف پر جزم آخری حرف پر جزم، ڈبل جزم
۷	تشدید کا بیان (مشدد حرف کی تمام شکلیں)
۸	الف لام کا بیان
۹	حروف مدہ وحروف لین کی مشق
۱۰	صحت حروف وصحت لفظی

قرآن پڑھنے کے لئے اولا لفظ پڑھنے کی طاقت کا ہونا ضروری ہے اور لفظ پڑنے کے لئے پہلے حروف کی شناخت اور بعد میں حرکات ،تنوین، جزم ،تشدید، حرکات مدہ، الف لام کا بیان بچہ سمجھا ہوا ہو یہ بہت ضروری ہے جب تک مذکورہ بالا دس امور میں پختگی نہ ہو ناظرہ پختہ نہ ہوگا ظاہر ہے جس بچہ کیلئے ایک لفظ کا پڑھنا دشوار ہے وہ مسلسل رواں عبارت کیسے پڑھ سکتا ہے اسلئے جو بچہ ناظرہ خوانی میں کمزور ہو تو دیکھا جائے کہ مذکورہ بالا دس امور میں سے کہاں کمزوری ہے، اس کو پہلے دور کیا جائے ان امور میں پختگی کے بعد ہی رواں عبارت پڑھنا ممکن ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿صحت لفظی﴾ صحت لفظی کے لئے فی الحال چند چیزوں کا خیال کیا جائے (۱) حروف کی صحیح ادائیگی (۲) حرکات کی درازگی سے بچایا جائے (۳) حرکات مدہ اور حروف مدہ کی رعایت (۴) جزم کی آواز ہلانے سے بچائے یعنی جزم کے ادا کرتے وقت حرکت کی بو نہ آئے (۵) مجہول پڑھنے سے بچائیں

نمبر شمار	موضوع	ایام
۱	حروف شناسی ۔مفردات	۱۰
۲	حروف شناسی ۔مرکبات	۱۰
۳	حرکات کا بیان	۱۵
۴	تنوین کا بیان	۱۰
۵	جزم کا بیان	۲۰
۶	تشدید کا بیان	۲۰
۷	حرکات مدہ کا بیان	۱۰
۸	حروف مدہ ولین	۱۰
۹	الف لام کے پڑھنے کا طریقہ	۱۰
۱۰	عمومی مشق	۱۰
☆	یہ دس امور چھ ماہ میں مکمل ہوسکتے ہیں	۱۲۵
۱۱	حل آیت کا طریقہ	نصف
۱۲	حل سبق کا طریقہ	پارہ
۱۳	روانی کی محنت	☆
۱۴	وقف اعادہ کا طریقہ	☆
۱۵	لہجہ پر محنت	☆

جو بچے قرآن پاک کی جماعت میں کمزور ہیں ،قرآن پاک بالکل نہیں پڑھ پاتے ان کے لئے ایک سال کا ایمرجنسی پروگرام ہے ششماہی امتحان سے پہلے ۱۲۵ دن میں دس امور پر محنت کی جائے جن سے لفظ پڑھنے کی قوت بچے میں پیدا ہوگی اب پوری آیت پاک پڑھنے کی استعداد پیدا کرنے کے لئے ششماہی کے بعد ایک دوسرا پروگرام شروع کیا جائے جس میں پانچ امور ذکر کئے ہیں یہ آخری پانچ کام ششماہی امتحان کے بعد بقیہ سال میں (۱۳۵) دن میں مکمل ہوسکتے ہیں۔تمام امور کی تفصیل آنے والے صفحات میں موجود ہے۔

صحت حروف اور صحت لفظی کا پروگرام میں ذکر نہیں ہے کیوں کہ لفظ کی صحت حروف کی صحت پر موقوف ہے اس لئے اول روز سے ہی حروف کی صحت اور صحیح ادائیگی کی محنت کی جائے۔

﴿ایمرجنسی پروگرام کی وضاحت﴾

جو بچہ قرآن پاک کی جماعت میں کمزور ہے اور قرآن پڑھ نہیں پا رہا ہے تو معلوم کیا جائے اسکی وجہ کیا ہے کہاں کمزور ہے پیمائش کا نقشہ صفحہ نمبر تین پر موجود ہے اس کی مدد سے پیمائش شروع کی جائے اور معلوم کیا جائے کہ دس امور میں بچہ کہاں تک چل پایا ہے اور کہاں رکا ہوا ہے اور کن امور میں کمزور ہے مثلا ایک بچہ گیارہ سے بیس (۲۰ سے ۱۱) کی جماعت میں ہے اور قرآن نہیں پڑھ پا رہا ہے پیمائش سے معلوم ہوا کہ مرکبات میں حروف کی شناخت نہیں ہے البتہ مفردات میں حروف کی شناخت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دس امور میں سے پہلے امر پر محنت کی ضرورت نہیں ہے اب دوسرے امر سے کام شروع کرنا ہے یعنی مرکبات کے بیان سے محنت شروع کرنی ہوگی ایسے کمزور بچوں پر محنت کے لئے اولا چندروز پندرہ منٹ یا دس منٹ نکالیں اور جماعت کا جو سبق چل رہا ہے اسی سبق میں مرکبات کی شکلیں سمجھائیں اس بچے کا سبق جماعت کا جو سبق چل رہا ہے اسی صفحہ کے حروف ہیں آپ کی دس پندرہ منٹ کے علاوہ بقیہ وقت میں اس بچے کو کسی ذہین بچے کے متعلق کر دیا جائے اور اس کو یہ ذمہ داری دی جائے کہ وہ سبق کے اندر حروف کی شناخت کرائے اور مفرد مرکب حروف سنے دس روز میں انشاءاللہ حروف کی مکمل شناخت ہوجائے گی حروف کی شناخت کے لئے دوبارہ اس بچے کے ہاتھ میں تختی یا قاعدہ دینے کی ضرورت نہیں ہے

﴿حرکات کا بیان﴾

جب مرکبات میں بھی حروف کی شناخت ہوگئی تو تیسرا امر حرکات کا بیان ہے اس پر محنت شروع کی جائے۔ جماعت کا سبق جس صفحہ پر چل رہا ہے اسی صفحہ کے مفرد حروف پر حرکات لگا کر پڑھنا سکھائیں مثلا جماعت کا سبق بارہواں پارہ شروع ہو رہا ہے، (جاری)

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِیُ الأَرُضِ إِلاَّ عَلَی اللّهِ رِزُقُهَا وَیَعُلَمُ مُسُتَقَرَّهَا وَمُسُتَوُدَعَهَا كُلٌّ فِیُ كِتَابٍ مُّبِیُنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِیُ خَلَق السَّمَاوَاتِ وَالأَرُضَ فِیُ سِتَّةِ أَیَّامٍ وَكَانَ عَرُشُهُ عَلَی الُمَاء لِیَبُلُوَكُمُ أَیُّكُمُ أَحُسَنُ عَمَلاً وَلَئِن قُلُتَ إِنَّكُم مَّبُعُوثُونَ مِن بَعُدِ الُمَوُتِ لَیَقُولَنَّ الَّذِیُنَ كَفَرُوا إِنُ هَـذَا إِلاَّ سِحُرٌ مُّبِیُنٌ.

اس صفحہ میں جو مفرد متحرک حروف ہیں اس کو پڑھنا سکھائیں وَمَا میں وَ اور مِنُ میں مِ فِیُ میں فِ دو چار روز کے بعد دو حرفی سہ حرفی متحرک لفظ پڑھنا سکھائیں جیسے مذکورہ سبق میں ﴿ وَهُوَ، خَلَقَ، عَرُشُهُ میں شُهُ ، وَیَعُلَمُ میں وَیَ اور لَمُ ﴾ الغرض جماعت کا جو سبق چل رہا ہے اسی سبق کے متحرک الفاظ اس بچے کا سبق ہے جب متحرک الفاظ بچہ برابر پڑھنے لگے تو اب آگے والا امر یعنی تنوین کا بیان شروع کریں جماعت کا جو سبق چل رہا ہے اس کے متحرک اور منون الفاظ اس بچے کا سبق ہے۔

﴿ جزم کا بیان ﴾

تنوین کے بعد جزم کے بیان پر محنت کریں ناظرہ خوانی کی کمزوری اکثر جزم اور تشدید کے بیان میں کمزوری کی وجہ سے ہوتی ہے لہذا اس بیان کو اچھی طرح سمجھائیں پہلے یہ بتائیں کہ ساکن کس کو کہتے ہیں۔ اور ساکن حرف کو کس طرح پڑھا جاتا ہے پھر جزم والا پورا لفظ پڑھوائیں جماعت کا جو سبق چل رہا ہے اسی سبق کے متحرک اور منون اور مجزوم الفاظ اس بچے کا سبق ہے۔اس کے بعد تشدید کا بیان سمجھائیں اور مجزوم اور مشدد الفاظ میں حرکات کا اجرا کرائیں تاکہ بچہ مجزوم اور مشدد الفاظ بلا تأمل پڑھ سکے ان دو بیانوں کے بعد

الف لام کا بیان سمجھنا بچے کے لئے آسان ہوگا اس لئے اب الف لام کا بیان سمجھائیں قرآن میں روانی کی کمی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بچہ جہاں الف لام والا لفظ آتا ہے تو رک جاتا ہے اور سوچتا ہے کہ اب اس لفظ کو کیسے پڑھا جائے استاذ جب یہ لفظ بتادے تو آگے چلتا ہے پھر جب اس طرح کا لفظ آتا ہے تو رک جاتا ہے اس لئے الف لام کا بیان سمجھائیں بچے کی آسانی کے لئے صرف اتنا سمجھادیں کہ الف لام میں لام پر جزم ہو تو لام کو پڑھیں گے الف نہیں پڑھا جائے گا جیسے مِن بَعْدِ الْمَوْت اور لام پر جزم نہ ہو تو الف اور لام دونوں کو نہ پڑھا جائے جیسے خَلَق السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جماعت کے اسباق میں ایسے جتنے الفاظ آتے ہیں سمجھا کر پڑھائیں اس بچے کا سبق جماعت کے سبق میں موجود متحرک منون اور مجزوم ومشدد اور الف لام والے الفاظ ہیں۔

﴿حرکات مدہ، حروف مدہ، لین﴾

حرکات اور حرکات مدہ کا فرق سمجھائیں دونوں کی ادائیگی درست کروائیں بچوں کو حرکات کی درازگی سے روکیں اور حرکات مدہ کی درازگی کا اہتمام کرائیں بعدہ حروف مدہ اور حروف لین کا قاعدہ سمجھائیں اس کی ادائیگی درست کرائیں۔ ان امور پر محنت کے ایام میں سبق کے دیگر الفاظ جو گذشتہ کا سبق ہے اس کے ساتھ ساتھ اب حرکات مدہ والے الفاظ بعدہ حروف مدہ ولین والے الفاظ اس بچے کا سبق ہوگا خلاصہ یہ کہ جماعت کا جو بھی سبق چل رہا ہے اس کے تمام الفاظ اس بچے کا سبق ہے۔ ایمرجنسی پروگرام میں دس دن عمومی مشق کے رکھے ہیں اس کا مطلب بھی یہ ہی ہے کہ جماعت کے سبق کے تمام الفاظ بچہ بلا تأمل پڑھ سکے اس کی مشق کرائی جائے۔

نوٹ:۔ جب تک الفاظ پڑھنے کی طاقت نہ ہو مسلسل رواں پڑھنا ممکن نہیں ہے اس لئے ایمرجنسی پروگرام میں الفاظ پڑھنے کی قوت اور صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے مذکورہ ترتیب سے

محنت کرنے سے انشاءاللہ بچہ میں کسی بھی لفظ کے پڑھنے کی طاقت پیدا ہو جائے گی۔

﴿صحت حروف اور صحت لفظی﴾

ایمرجنسی پروگرام میں صحت حروف اور صحت لفظی کا ذکر نہیں ہے چوں کہ صحت تو اول روز ہی سے شروع ہو جاتی ہے اس لئے کہ آیت کی صحت الفاظ کی صحت پر اور الفاظ کی صحت حروف کی صحت پر موقوف ہے اس لئے جہاں اول روز سے حروف کی شناخت کروائی جائے وہاں حروف کی صحت پر خاص محنت کی جائے حروف کی ادائیگی غلط نہ ہو اس کا خیال رکھیں، حروف کی صحیح ادائیگی صحت کا پہلا قدم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بچہ حرکات کھینچ کر نہ پڑھے اس کا خیال رکھیں نیز حرکات مدہ اور حروف مدہ کی رعایت کرائیں۔

﴿ناظرہ خوانی میں روانی کی محنت﴾

بچہ میں الفاظ پڑھنے کی طاقت پیدا ہوگئی تو اب مسلسل رواں عبارت (یعنی پوری آیت) پڑھنے کی استعداد پیدا کرنے کے لئے پروگرام میں دو امر خاص ہیں (۱) حل آیت (۲) حل سبق۔

نوٹ:۔ بہت سے طلباء ایسے ہوتے ہیں کہ آیت کے الفاظ تو حل کر لیتے ہیں لیکن پوری آیت مسلسل پڑھنا ہو تو نہیں پڑھ سکتے ہیں اس کا علاج بھی حل آیت ہی ہے بہت سے مکاتب میں میں نے خود دیکھا کہ ایسے طلباء کو بھی کمزور سمجھ کر چھوڑ دیا گیا حالاں کہ پہلے دس امور میں بچہ پختہ ہے اسی لئے ایک لفظ پڑھ سکتا ہے رواں عبارت پڑھنے کے لئے صرف مشق کی ضرورت ہے یہ ضرورت حل آیت اور حل سبق سے پوری کی جاسکتی ہے

الغرض ناظرہ خوانی میں روانی کی محنت کے لئے یہ دو امر ہیں حل آیت اور حل سبق دونوں کا طریقہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿حل آیت کا طریقہ﴾

مثلاً گیارہ سے بیس کی جماعت کا سبق پارہ پندرہ کے شروع سے ہے تو آگے سبق پڑھانے کے دوران آیت کے الفاظ الگ الگ پہلے اس بچے سے حل کرائیں سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرَی

1 2

بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الأَقْصَی الَّذِی

3 4 5 6

بَارَکْنَا حَوْلَهُ لِنُرِیَهُ مِنْ آیَاتِنَا ☆ إِنَّهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْر

7 8 9 10 11

مذکورہ آیت میں نمبر کے مطابق جو الفاظ ہیں الگ الگ پہلے تمام پڑھوائیں اور حرکات کا اجرا کرائیں مثلاً سوال کریں کہ سبحان میں با پر کیا ہے؟ جزم والے حرف کو کیسے پڑھتے ہیں وغیرہ خاص کر کے الف لام کے متعلق سوال کریں پھر إِلَی الْمَسْجِدِ الأَقْصٰی پر ایک آیت کرنے کے لئے نشان لگوائیں اور مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پر اعادہ کا نشان لگوائیں دوسرا وقف مِنْ آیَاتِنَا پر ہوگا وہاں تو وقف مطلق کا نشان لگا ہوا ہے تیسری سانس میں إِنَّهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْر اس طرح تین سانس میں آیت پڑھائیں۔نمونہ ذیل میں موجود ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرَی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً ○ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الأَقْصٰی / الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَهُ لِنُرِیَهُ مِنْ آیَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ(1)

○ یہ اعادہ کا نشان ہے / یہ وقف کا نشان ہے

(۱) آیت کا پہلا حصہ سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرَی بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى آیت کا پہلا حصہ اسطرح پڑھائیں کہ درمیان میں اٹک نہ آئے دو تین مرتبہ میں انشاءاللہ بغیر توقف کے بچہ آیت کا یہ حصہ پڑھ لے گا اسی طرح آیت کا دوسرا حصہ اور تیسرا حصہ پڑھائیں (۲) آیت کا دوسرا حصہ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى الَّذِیْ بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا (۳) آیت کا تیسرا حصہ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْر روزانہ اس طرح سبق کی ایک دو آیات بچے کے پاس حل کرائیں ایک پارہ تک اس طرح مشق کرانے سے بچہ میں آیت حل کرنے اور آیت پاک پڑھنے کی طاقت پیدا ہو جائے گی اور ناظرہ خوانی میں روانی آتی جائے گی حل آیت کے ساتھ ساتھ وقف اور اعادہ کا طریقہ بھی یہ بچہ سیکھ لے گا اب صرف دوام باقی رہے حل سبق اور لہجہ

﴿حل سبق کا طریقہ﴾

ناظرہ خوانی میں پختگی کے لئے حل سبق کا طریقہ بہت مفید ثابت ہوا ہے جماعت کا سبق پارہ سولہ کے شروع سے ہے تو سبق پڑھاتے وقت بچوں سے کہیں کہ دو منٹ میں پہلی آیت حل کرو دو منٹ کے بعد کمزور بچے کے پاس پوری آیت پڑھائیں مثلا ایک سانس میں قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْراً ☆ دوسری سانس میں بغیر اٹک اور روکاوٹ کے قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّيْ عُذْراً ☆ دو تین مرتبہ کی کوشش سے پوری آیت پڑھ لے گا بتدریج مکمل سبق حل کرنے کی استعداد پیدا ہو جائے گی روانی میں اضافہ ہوگا اور دوسرے بچوں کے ساتھ یہ بھی ایک اچھا طالب علم

شمار کیا جائے گا جو پہلے جماعت کا ایک عضو معطل بنا ہوا تھا اب وہ جماعت کے دیگر بچوں کے ساتھ انشاءاللہ قدم سے قدم ملا کر چلے گا۔

﴿سبق کے مشکل الفاظ﴾

حل آیت یا حل سبق کے دوران سبق میں کوئی مشکل لفظ آجائے تو پہلے اس کو بلیک بورڈ پر حل کروادیں اسی طرح ادغام مثلیں یا متجانسین یا متقاربین میں سے کوئی ایک ہو تو بچے کے لئے لفظ پڑھنا دشوار ہوجاتا ہے مثلا ادغام مثلین کی مثال ہے(قَدْ دَّخَلُوْا)اور متجانسین کی مثال ہے(عَبَدْتُّمْ)اور متقاربین کی مثال ہے(مِنْ رَّبِّهِمْ)ان تمام مثالوں میں تشدید سے پہلے ساکن ہے اس لئے بچے پریشان ہوتے ہیں کہ اس لفظ کو کس طرح پڑھا جائے کیوں کہ ان کو سمجھایا گیا ہے کہ مشدد حرف کو دوبار پڑھا جاتا ہے ایک مرتبہ پہلے والے حرف سے ملا کر اور ایک مرتبہ خود اس کی حرکت کے ساتھ لیکن یہاں مشدد حرف سے پہلے ساکن ہے اور ساکن حرف کو بھی تنہا پڑھا نہیں جاتا بلکہ پہلے والے حرف سے ملایا جاتا ہے ادغام کی مثالوں میں تشدید اور ساکن دونوں جمع ہوگئے ہیں لہذا ان کو کس طرح پڑھا جائے آپ ان کو صرف اتنا بتادیں کہ تشدید والے حرف سے پہلے ساکن حرف ہو تو ساکن حرف پڑھا نہیں جاتا اور جب ادغام کی مثال سبق آئے تو بلیک بورڈ پر لکھ کر یہ بات ایک دو مرتبہ سمجھا دیں بعد میں ان جیسی مثالوں کا پڑھنا اس کے لئے آسان ہوجائے گا۔

ادغام کے اقسام کی وضاحت:

دوحرف اس طرح ساتھ ساتھ آئیں کہ پہلے پر جزم ہواور دوسرے پر حرکت تو جزم والے حرف کو حرکت والے حرف میں ملا کراس طرح ادا کیا جاتا ہے کہ دونوں ایک مخرج سے بلا فصل ایک مشدد حرف کی طرح ادا ہوتے ہیں اس کو ادغام کہتے ہیں اس بات کی طرف اشارہ کرنے کی غرض سے دوسرے حرف پر تشدید کی علامت بنائی جاتی ہے اگر پہلا اور دوسرا دونوں ایک ہی حرف ہوتو اس کو ادغام مثلین کہا جاتا ہے جیسے قَدْ دَّخَلُوْا ، فَاضْرِبْ بِّهٖ اور اگر ایک مخرج کے دو مختلف حرف ہوں تو ادغام متجانسین جیسے عَبَدْتُّمْ میں دال اور تا میں ادغام متجان سین ہے۔اور اگر دو حرف قریب المخرج یا قریب الصفات ہوں تو ادغام متقاربین جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ ، مِنْ مَّال۔

(تینوں کی اسطرح تعریف کر سکتے ہیں)

ہوں جیسے فَاضْرِبْ بِّهٖ میں (ب) تو ادغام مثلین

☆ ساکن اور مشدد دونوں حرف کا مخرج ایک ہی ہوں جیسے عَبَدْتُّمْ میں دال اور تا کا مخرج ایک ہی ہے تو اس کو ادغام متجانسین کہتے ہیں۔

☆ ساکن اور مشدد دونوں حرف کا مخرج قریب قریب ہو تو ادغام متقاربین جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ

نوٹ:۔ یہ وضاحت صرف اساتذہ کے لئے ہے بچوں کو ان علمی اصطلاحات میں الجھانا مضر ہے ان کو تو صرف اتنا سمجھا دیں کہ ساکن کے بعد مشدد حرف ہو تو ساکن حرف پڑھا نہیں جائے گا۔

﴿لہجہ پرمحنت﴾

بچہ جب روانی سے پڑھنے لگےتو اب لہجہ پر قابو حاصل کرسکتا ہےنفسیاتی اعتبار سے بچہ آٹھ سال کی عمر میں نقالی کرسکتا ہے اس لئے کلاس کے دیگر بچوں کا سن کر کلاس کے بچوں کا لہجہ اختیار کر لے گا روانی سے پہلے نقالی کرنے کی استعداد نفسیاتی اعتبار سے پیدا ہوگئی تھی لیکن روانی نہ ہونے کی وجہ سے لہجہ پر قابو پانا ممکن نہیں تھا

نوٹ:۔اگر کسی مکتب میں لہجہ پر محنت نہیں ہوئی اور کلاس کے ایک بھی طالب علم کا لہجہ درست نہیں ہےتو اساتذہ میں سے جس کا لہجہ اچھا ہو ان کے پاس چند رکوع پڑھوا کر بذریعہ ٹیپ ان کا لہجہ محفوظ کرلیا جائے اور بار بار بچوں کو سنایا جائے بلکہ ساتھ ساتھ پڑھنے پر مکلّف کریں انشاءاللہ چند ہی روز میں کچھ بچے یہ لہجہ اختیار کرلیں گے

﴿قواعد کی تفہیم﴾

صحت حروف اور صحت لفظی اور حروف مدہ اور حرکات مدہ کی رعایت کے ساتھ ساتھ دیگر قواعد کا عامل ضرور بنائیں چند روز عمل کروانے سے بچہ عامل بالتجوید بن جائے گا چاہے قاعدہ جانتا نہ ہو قاعدہ کے مطابق پڑھے گا یہ قرآن کی خوصوصیت ہے ایک حافظ بچہ عالم بالتجوید نہیں ہوتا لیکن عامل بالتجوید ضرور ہوتا ہے اس لئے آپ قواعد پر عمل کروائیں گےتو بچہ اظہار کی جگہ اظہار اور اخفاء کی جگہ اخفاء اور غنہ کہ جگہ غنہ کرے گا حالاں کہ وہ قواعد نہیں جانتا لیکن اگر اس بچے کو قواعد کی تفہیم اور استحضار کرادیا جائے تو یہ بچہ عامل بالتجوید کے ساتھ عالم بالتجوید بھی بن جائے گا اور پوری بصیرت کے ساتھ قرآن پاک پڑھے گا اس کے لئےآپ پندرہ دن میں ایک قاعدہ مثلا نون ساکن کی چار حالتوں میں سے اظہار کو سمجھا سکتے ہیں اس طرح نون ساکن کی چاروں حالتیں دوماہ میں آپ مستحضر

کرواسکتے ہیں۔

﴿خاص جماعت کا قیام﴾

دوچار جماعتوں میں چند بچے کمزور ہوں اور قرآن نہ پڑھ پاتے ہو مثلا (۴ سے ۱۰) (۱۱ سے ۲۰) (۲۱ سے ۳۰) تینوں جماعتوں میں کچھ بچے کمزور ہیں اور سب کی بیماری یکساں ہے اور علاج بھی سب کا ایک ہی ہے یعنی محنت کی ترتیب ایک ہے تو ان تمام کو جمع کر کے ایک جماعت بنادی جائے پھر جب علاج مکمل ہو جائے اور بچے آپ کے ایمرجنسی پروگرام کی وجہ سے ناظرہ خوانی میں کامیاب ہو جائیں اور اپنی جماعت کے ساتھ چلنے کے قابل ہو جائیں تو اب ان کو انکی جماعت میں شریک کردیں۔

﴿ایک گذارش﴾

کمزور بچوں پر محنت کا جو طریقہ اور پروگرام ناچیز نے پیش کیا ہے وہ بحمد اللہ بہت مفید ثابت ہوا ہے بہت سے مکاتب میں کمزور بچے جو ناظرہ خوانی سے محروم تھے الحمد للہ وہ آج بہت اچھا قرآن پڑھ رہے ہیں آپ اس پروگرام کے مطابق محنت کر کے دیکھیں آپ کی محنت کیا رنگ لاتی ہے۔ میں نے اکثر مکاتب میں دیکھا ہے کہ جماعت کے کمزور بچوں کو کند ذہن سمجھ کر چھوڑ دیا گیا اور اس کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی بلکہ بعض جگہ میں زیادہ سے زیادہ نیچے کی جماعت میں صرف منتقل کیا گیا آگے اس پر کوئی محنت نہیں ہوئی اور اگر کسی نے توجہ کی بھی تو محنت کا طریقہ نہ ہونے کی وجہ سے محنت کا کوئی نتیجہ ظاہر نہیں ہوا جس کی وجہ سے وہ مسکین کئی سال تک مدرسہ میں حاضری دیتا رہا پھر بھی ناظرہ خوانی سے محروم رہا۔ کیا کسی مریض کو مرض کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا ہے یا اس کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے بلکہ طبیب حضرات بڑے مریض کا زیادہ خیال رکھتے ہیں اور اپنے عملے کو بھی اس کی طرف متوجہ کردیتے ہیں۔

﴿ایمرجنسی پروگرام کا خلاصہ﴾

مسلسل پوری آیت پاک پڑھنے کے لئے آیت کے الفاظ پڑھنے کی قوت کا ہونا ضروری ہے اور لفظ پڑھنے کے تین امور ضروری ہے (۱) حروف کی شناخت (۲) اعراب اور علامات کی شناخت (۳) اعراب اور علامات کے مطابق پڑھنے کی قوت، اس لئے پروگرام میں پہلے ۱۲۵ دن میں لفظ پڑھنے کی قوت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لفظ پڑھنے کے لئے کم از کم سات امور میں پختگی ضروری ہے یہ سات امور ذیل کے نقشہ میں موجود ہیں جب لفظ پڑھنے کی استعداد پیدا ہو جائے تو اب پوری آیت پاک پڑھنے کی طاقت پیدا کرنے کے لئے حل آیت اور مسلسل روانی کے ساتھ ناظرہ خوانی کے لئے حل سبق کا طریقہ پروگام میں شامل کیا ہے۔

لفظ پڑھنے کے لئے ضروری امور
(۱) حروف کی مکمل شناخت
(۲) حرکات کا بیان
(۳) تنوین کا بیان
(۴) جزم کی تمام شکلیں
(۵) تشدید کی تمام شکلیں
(۶) الف لام کا بیان
(۷) حرکات مدہ
حروف مدہ و لین جزم کی تمام شکلوں میں شامل ہیں۔ تشدید کی ۱۸ صورتیں ہیں معلم الاطفال اول۔ دوم میں ان کو ذکر کیا گیا ہے۔

مسلسل رواں ناظرہ خوانی کے لئے ضروری امور	
حل آیت	روانی کی مشق
حل آیت کے وقت اعراب کا اجرا	حل سبق
وقف اور اعادہ کا طریقہ	لہجہ پر محنت

بچوں سے صحت میں اکثر مندرجۂ ذیل اغلاط ہوتی ہیں	
حروف کی غلط ادائیگی	مجہول پڑھنے کی عادت
حرکات کی درازگی	غلط او قاف اور غلط اعادہ
جزم کی آواز کو ہلانا	

قرآن پاک کی تعلیم سے پہلے	
۱	حروف کی شناخت (مفردات، مرکبات)
۲	حروف جوڑ کر لفظ بنانا اور بلا تأمل پڑھنا
۳	صحت کے لئے ضروری قواعد کا استحضار اور تفہیم

﴿روانی کیلئے ضروری امور﴾

خواندگی میں مہارت پیدا کرنے کے لئے تین امور ضروری ہیں

امور	تفصیل
آنکھ کی چھلانگوں کی وسعت	چھلانگوں کا درمیانی فاصلہ زیادہ ہو آنکھ ایک ہی وقفہ میں زیادہ سے زیادہ الفاظ درک کر سکے
نگاہ کے مرتکز کرنے کا وقت کم ہو	یعنی ایک جگہ نگاہ مرتکز کرنے کے بعد اس مرکز پر زیادہ عرصہ نہ ٹھہرے، پڑھنے والا جتنا اس عمل میں مشاق ہوتا جاتا ہے وہ اپنی نگاہ کو کم سے کم مدت کے لئے مرتکز کرنے کا عادی ہو جاتا ہے
آنکھوں کی حرکات کی باقاعدگی	خواندگی کی نمایاں صفت آنکھوں کی باقاعدگی ہے یعنی آنکھوں کی حرکت آگے پیچھے کے بجائے باقاعدہ ہو، یعنی چھلانگیں باقاعدہ آگے کی طرف بڑھیں اور دائیں سے بائیں باقاعدہ چلتی جائیں

☆نوٹ:۔ چھلانگ لگاتے وقت آنکھ ایک وقت میں کتنا فاصلہ طے کرتی ہے تجربات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت یہ فاصلہ یکساں نہیں ہوتا عبارت کے الفاظ اور پڑھنے والے کی قابلیت کے مختلف ہونے کی وجہ سے یہ فاصلہ مختلف ہوتا ہے لیکن مشق کرتے رہنے سے یہ فاصلہ کم سے کم ہوتا جائے گا اور روانی میں اضافہ ہوگا خلاصہ ٔ کلام۔ تینوں امور کے لئے مشق ضروری ہے جتنی مشق ہوگی اتنی ہی آنکھوں کی حرکت میں باقاعدگی ہوگی اور نگاہ کے مرتکز کرنے کا وقت کم ہوتا جائے گا اور چھلانگوں کی وسعت بڑھتی جائے گی اس لئے کسی بچے کو کمزور سمجھ کر نہ چھوڑ دیا جائے بلکہ متواتر وصول یابی کرتے رہیں جتنی مشق ہوتی رہے گی اتنی ہی خواندگی میں ترقی ہوگی

﴿بنیادی تعلیم کا غلط نظام اور غلط طریقہ﴾

قرآن پاک پڑھنے کے لئے تین امور ضروری ہے(۱) حروف کی شناخت (۲) حروف جوڑ کر بلاتأمل لفظ پڑھنے کی قوت (۳) صحت کے لئے ضروری قواعد کا استحضار اور تفہیم ان تمام امور کے لئے مکاتب مختلف قاعدے پڑھائیں جاتے ہیں مثلا (نورانی قاعدہ، یااحسن القواعد یا اشرف القواعد یا افضل القواعد یا معلم الاطفال) ان قاعدوں کے پڑھانے کا مقصد بچے میں لفظ پڑھنے کی قوت پیدا کرنا ہے تاکہ آگے پارۂ عم میں آیت پڑھنے کی استعداد پیدا کی جاسکے لیکن ان جماعتوں کے پڑھانے والے اساتذہ اکثر مکاتب میں طریقۂ تعلیم سے ناوقف ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بچے کمزور رہ جاتے ہیں، وہ حضرات بچوں میں لفظ پڑھنے کی طاقت پیدا کرنے کے بجائے روزانہ دو چار الفاظ ہجہ رواں کے ساتھ پانچ منٹ میں پڑھا دیتے ہیں اس طرح بچہ قاعدہ رٹ لیتا ہے لیکن بیان کی سمجھ نہ ہونے کی وجہ سے قاعدہ کے علاوہ دوسرے الفاظ نہیں پڑھ سکتا اس لئے ابتدائی جماعت کے پڑھانے والے اساتذہ سے گذارش ہے کہ وہ ہر بیان کو سمجھا کر پڑھائیں اور بچہ میں اتنی استعداد پیدا کریں کہ وہ کوئی بھی لفظ بلاتأمل فورا پڑھ لے۔ طریقہ تعلیم کے لئے معلم الاطفال اول، دوم کے آخر میں تعلیم الصبیان نامی رسالہ موجود ہے اس کے مطالعہ سے انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ ہمارے گجرات میں چار سالہ بچوں کے لئے اسلامی بالواڈی کے نام سے حروف شناسی کی ایک مستقل جماعت ہوتی ہے اس جماعت کے بچوں کو سال بھر (الف سے ی) تک پوری تختی رٹائی جاتی ہے جس کی وجہ سے بچوں کو الف سے ی تک پوری تختی زبانی ہے لیکن درمیان سے کسی حرف کے متعلق سوال کیا جائے تو شناخت نہیں ہے بعض اساتذہ صرف ایک دو مرتبہ (الف ، با ، تا، ثا)

کھلا کر کہد یا کرتے ہیں کہ جاؤیاد کرواچھٹی کے وقت تک یہ مسکین کبھی روتا ہے کبھی ہنستا ہے کبھی شرارت کبھی چھٹی لینے کے بہانے کبھی پیشاب کا اشارہ کبھی پانی کا۔ بھلا وہ بچہ جومکتب میں آنے سے قبل شب و روز آزاد تھا ہر دم نیا مشغلہ تھا وہ یہاں آکر (الف ،با ،تا،ثا) میں لمبے وقت تک کیسے مشغول رہ سکتا ہے اساتذہ کا یہ طریقہ ایک قید و پابندی ہے تعلیم نہیں ہے بعض جگہ توان بچوں کے لئے کوئی مستقل استاذ ہی نہیں ہے بلکہ ہر استاذ کے پاس دو دو چار چار بیٹھا دئے جاتے ہیں وہ صرف مدرسہ میں کچھ وقت قید رہ کر خالی واپس لوٹتے ہیں یادرہے کہ بچے کا قیمتی سرمایا وقت ہے اس کو مفید تر بنانا استاذ کی ذمہ داری ہے ان کے وقت کو مفید بنانے اور تعلیم میں مشغول رکھنے کے لئے مزاج شناسی کے اصول کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے۔

﴿خلاصۂ کلام﴾

بنیادی تعلیم کے اس غلط طریقہ اور غلط نظام کی وجہ سے بچے کمزور رہ جاتے ہیں اس لئے بنیادی تعلیم مضبوط کیجیے اور جن بچوں کی بنیاد کمزور رہ گئی ہے اور اگلی جماعتوں میں آگئے ہیں ان کی کمزوری دور کرنے کی لئے سابقہ پروگرام پر عمل کریں۔

اساتذۂ کرام سے درمندانہ گذارش ہے کہ ان بچوں کی طرف خاص توجہ کریں یہ کند ذہن نہیں ہیں بلکہ تلاوت قرآن کے لئے جن بنیادی چیزوں کی ضرورت تھی اس میں کمزوری ہے اسلئے آپ اگر بنیادی چیزیں پختہ کرادینگے تو نہ صرف کمزوری دور ہوگی بلکہ ایک حدتک گذشتہ سالوں کی تلافی ہو جائے گی اور یہ بچے تلاوت قرآن کی عظیم نعمت کی محرومی سے محفوظ ہوجائیں گے

اردو قاعدہ کس طرح پڑھایا جائے نیز قاعدہ کے بعد دیگر اردو کتابوں کے پڑھانے میں کن امور کو مدنظر رکھا جائے اس سلسلے میں آنے والے صفحات پر چند گذارشات ایک نقشہ میں ذکر کرنے کے بعد اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

﴿اردو کا قاعدہ پڑھانے کی مختصر ترتیب﴾

﴿طریق تہجی﴾ پڑھنا سکھانے کا یہ ایک طریقہ ہے۔اس طریقہ میں چار کام کئے جاتے ہیں

(۱) حروف کے نام سکھائے جاتے ہیں اور ان کی شکلوں کی شناخت کرائی جاتی ہے۔

(۲) حروف پر اعراب لگا کر ان کی آواز سکھائی جاتی ہے۔

(۳) حروف اور اعراب کی ترکیب سے ہجے سکھائیں جاتے ہیں۔

(۴) ہجے کے ذریعہ پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔

حروف ہجا:۔ وہ حروف ہیں جن سے کوئی زبان بنتی ہے۔اردو میں ان حروف کو حروف تہجی کہتے ہیں حروف کے مجموعہ کو ابجد کہتے ہیں۔حروف کی دو قسمیں ہیں (۱) مفرد حروف (۲) مرکب حروف مفرد حروف اردو میں سینتیس (۳۷) ہیں اور مرکب حروف کی تعداد چودہ ہے اس طرح اردو میں حروف کی تعداد (۵۱) ہے اور عربی میں حرود کی تعداد (۲۹) ہے۔پہلے مفرد حروف کی شکلیں سمجھائی جائیں اور ان کے نام بتائیں

حروف کی گروہ بندی کے اعتبار سے دو نقشے جلی قلم سے بلیک بورڈ پر بنائیں ایک عربی حروف تہجی کا اور ایک اردو حروف تہجی کا (نمونہ ذیل میں موجود ہے)

عربی حروف تہجی

ا		
ب	ت	ث
ج	ح	خ
د	ذ	
ر	ز	
س	ش	
ص	ض	
ط	ظ	
ع	غ	
ف	ق	ک
ل	م	ن
و	ہ	ھ
ء	ی	

اردو حروف تہجی

ا				
ب	پ	ت	ٹ	ث
ج	چ	ح	خ	
د	ڈ	ذ		
ر	ڑ	ز	ژ	
س	ش			
ص	ض			
ط	ظ			
ع	غ			
ف	ق	ک	گ	
ل	م	ن	و	
ہ	ھ			
ء	ی	ے		

اردو حروف تہجی کی شکلیں اور نام

شکل	نام	شکل	نام	شکل	نام
ا	الف	ذ	ذال	غ	غین
ب	بے	ر	رے	ف	فے
پ	پے	ڑ	ڑے	ق	قاف
ت	تے	ز	زے	ک	کاف
ٹ	ٹے	ژ	ژے	گ	گاف
ث	ثے	س	سین	ل	لام
ج	جیم	ش	شین	م	میم
چ	چے	ص	صاد	ن	نون
ح	حے	ض	ضاد	و	واو
خ	خے	ط	طوئے	ہ	ہائے ہوز
د	دال	ظ	ظوئے	ی	معروف
ڈ	ڈال	ع	عین	ے	مجہول

عربی اور اردو حروف تہجی کے گروہ بندی کے اعتبار سے اس طرح دو نقشے بنا کر بچوں سے کہیں کہ لائن کے اعتبار سے دونوں نقشے دیکھو اور جو حروف اردو میں زائد ہیں اس کو الگ لکھو (پ، ٹ، چ، ڈ، ڑ، ژ، گ، ے مجہول) جب بچے لکھ لیں تو اب بتائیں کہ یہ زائد حروف آٹھ ہیں اور عربی کے (۲۹) حروف کے ساتھ یہ کل (۳۷) حروف ہوئے۔ ت اور ٹ نیز د ، ڈ، ر اور ڑ کی آواز کا فرق گجراتی زبان کی مدد سے سمجھائیں نوٹ:۔ دوچشمی ھ مفردات میں شامل نہیں ہے۔

اب کسی ایک طالب علم کے پاس عربی حروف تہجی پڑھائیں پھر سمجھائیں کہ جن حروف کے نام دوحرفی ہیں وہ عربی میں الف کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اوراس میں الف مدہ کا قاعدہ ہوتا ہے یہ بات تو آپ کومعلوم ہے لیکن اردو میں ان حروف کو یائے مجہول کے ساتھ پڑھتے ہیں جیسے بے ،تے،ٹے باقی حروف کی ادائیگی اور آواز عربی کی طرح ہے لیکن عربی میں مدلازم کی وجہ سے جہاں مدہوتا تھا یہاں اردو میں مدکر کے نہیں پڑھیں گے ۔ ط۔ظ کا نام اردوزبان میں طوئے۔ظوئے ہے اور(ہ) کا نام ہائے ہوز (ی) یائے معروف (ے) یائے مجہول۔

﴿ترکیبی حالت میں مفردحروف کی شکلیں﴾

حروف کی چھوٹی شکلیں جوترکیبی حالت میں آتی ہیں ان کا تعارف کرایا جائے۔ ب،پ،ت ،ٹ،ث،ن،ی۔ جب ان حروف کودوسرے حروف سے جوڑا جاتا ہے توان حروف کی شکلیں ایک ہی انداز کی ہوتی ہیں،صرف نقطوں کا فرق ہوتا ہے۔اسی طرح (ج،چ،ح،خ)اور (ص،ض)اور(س،ش)اور(ط،ظ) (ع،غ)(ف،ق)ان حروف کی شکلیں بھی دوسرے حروف کے ساتھ ملتے وقت ایک طرح کی ہوتی ہیں،صرف نقطوں کا فرق ہوتا ہے۔اردو کے قاعدہ میں ان شکلوں کوذکرکیا ہے۔یہ تمام شکلیں سمجھائیں اوران شکلوں کی مشق کرائیں بچوں نے سمجھا ہے یانہیں اس کی جانچ کے لئے کتاب میں جہاں جملوں میں عبارت ہے وہاں صرف حروف پڑھائیں تاکہ معلوم ہوکے بچوں کوحروف کی تمام شکلوں کی شناخت ہوگئی ہے

(سبق نمبردو) اردو کا آسان قاعدہ میں سبق نمبردو میں (ج۔چ۔ح،خ۔س۔ش۔ص۔ض ۔ع۔غ۔ف۔ق۔ک۔ل۔م) پندرہ حروف کی چھوٹی شکلیں دی گئی ہیں،ان پندرہ حروف کی شکلیں ترکیبی حالت میں تبدیل نہیں ہوتیں صرف چھوٹی ہوجاتی ہیں۔ان پندرہ حروف کے

علاوہ دوسرے پندرہ حروف (ب، پ، ت، ٹ، ث، د، ڈ ذ، ر، ڑ، ز، ل، ن، ہ، ی) کی شکلیں ترکیبی حالت میں کبھی بدل جاتی ہیں کبھی نہیں بدلتیں۔

(سبق نمبر تین) سبق نمبر تین میں ب، پ، ت، ٹ، ث، ن، ی۔ ان سات حروف کی شکلیں بتائی گئی ہیں۔ ترکیبی حالت میں ان تمام کی شکلیں ایک ہی طرح کی ہوتی ہیں

(سبق نمبر ۸) سبق تین سے لیکر سات تک (ب، پ، ت، ٹ، ث، ن، ی) ان سات حروف کی مختلف شکلیں اوران سے ملنے والے حروف کی شکلیں بتائی گئی ہیں۔

سبق نمبر آٹھ سے اعراب کا بیان شروع ہوتا ہے طریقۂ تہجی کا دوسرا امر حروف پر اعراب لگا کر ان کی آواز سکھانا چنانچہ یہاں سے حرکات کا بیان شروع ہوتا ہے اور پہلا بیان زبر کی حرکت کا ہے۔ ہر حرف پر زبر کی حرکت لگا کر اس کی آواز بتائی جائے مثلاً بَ (با) پَ (پا) تَ (تا) ٹَ (ٹا) اسطرح تمام حروف زبر کی حرکت کے ساتھ بغیر ہجے پڑھائیں

(سبق نمبر ۹) اس سبق میں دو حرفی الفاظ اور سہ حرفی چار حرفی الفاظ کی مشق کے بعد چھوٹے چھوٹے جملوں کی مشق کرائی گئی ہے۔ یہ سبق جزم کے بیان کا ہے اس لئے جزم اور ڈبل جزم کی مثالیں شروع میں دی گئی ہیں۔ اس سبق کا پہلا لفظ ہے (حَقْ) بچوں کو سمجھائیں کہ اردو میں آخری حرف پر جزم ہوتا ہے چاہے وہاں جزم ہو یا نہ ہو دیکھو یہاں قاف پر جزم ہے لیکن اگر جزم نہ ہوتو (حَقَ) نہیں پڑھا جاتا اس طرح (رب) کو بات چیت میں (رَبَ) نہیں پڑھتے بلکہ رَبْ پڑھتے ہیں۔ سبق نمبر دس میں زیر کا بیان ہے اور گیارہ میں پیش کا بیان ہے

(سبق نمبر۱۲، ۱۳، ۱۴) سبق ۱۲ میں چھوٹے حروف کے ساتھ الف جوڑا گیا ہے۔بچوں کو سمجھائیں جیسے آپ الف مدہ پڑھتے ہیں اس طرح یہاں بھی پڑھو جب کسی حرف کے ساتھ الف جوڑا جاتا ہے تو اس حرف کی آواز اونچی ہوجاتی ہے اور منہ کھول کر نکالی جاتی ہے۔سبق ۱۳ میں واو معروف اور واو مجہول کی مشق کرائی ہے جس واو سے پہلے پیش ہو وہ معروف پڑھا جائے گا۔جس واو سے پہلے پیش نہ ہو وہ مجہول پڑھا جاتا ہے یعنی صرف واو کی آواز کے ساتھ پڑھا جائے پیش کے ساتھ نہ پڑھا جائے۔سبق ۱۴ میں یائے معروف اور یائے مجہول کی مشق ہے۔بچوں کو سمجھائیں جس یا سے پہلے زیر ہو اس کو معروف پڑھیں اور جس یا سے پہلے زیر نہ ہو اس کو مجہول پڑھیں۔بچوں کو سمجھائیں کہ واو کی آواز گول ہوتی ہے اور جس حرف کے بعد واو آتا ہے اس کی آواز بھی گول ہوجاتی ہے، دیکھو (و) کا سر بھی گول ہے پھر سمجھائیں کہ واو جب حروف کے درمیان آئے تو اس کی تین صورتیں ہیں واو سے پہلے والے حرف پر پیش ہو گا جیسے جُوتا یا واو سے پہلے والے حرف پر زبر ہو گا فَوْج یا واو سے پہلے والے حرف پر کوئی اعراب نہ ہو جیسے چور، بول ان تینوں صورتوں کی امثلہ اس سبق میں ہیں ان میں سے تینوں صورتوں کی ایک ایک مثال بورڈ پر لکھیں مثلاً (جُوتا ،فَوْج، بول) پھر تینوں کی صورت سمجھائیں کہ دیکھو پہلی مثال میں واو سے پہلے والے حرف پر پیش ہے اور دوسری مثال میں واو سے پہلے والے حرف پر زبر ہے اور تیسری مثال میں واو سے پہلے والے حرف پر کوئی حرکت نہیں ہے ، پھر تینوں صورتوں میں لفظ کس طرح پڑھا جاتا ہے بتائیں۔

قاعدہ:۔واو سے پہلے والے حرف پر پیش ہو تو واو کی آواز دباؤ کے ساتھ گول اور لمبی نکلے گی۔

قاعدہ:۔واو سے پہلے والے حرف پر زبر ہو تو زبر کی آواز کے ساتھ گول آواز نکلے گی۔

قاعدہ:۔واو سے پہلے والے حرف پر کوئی حرکت نہ ہو تو واو مجہول پڑھا جائے گا اور واو کی آواز

پھُرتی کے ساتھ گول نکلے گی۔

قاعدہ:۔جس حرف پر پیش ہو وہ بھی معروف پڑھا جاتا ہے اور پیش کی آوز پھرتی سے دباؤ کے ساتھ نکلتی ہے۔جیسے اُڑ ، دُم

(ی.کی آوازیں) ی۔ے جب لفظ کے درمیان آئیں تو ان کی آوازیں تین طرح کی ہوتی ہیں یہ فرق زیر اور زبر سے ہوتا ہے،اگری سے پہلے والے حرف پر زیر کی حرکت ہو تو اس کی آواز لمبی اور نیچی ہو جاتی ہے۔جیسے شِیر معنی دودھ اور اگر(ی) سے پہلے زبر ہو تو زبر کی آواز کے ساتھ نیچے کی طرف جائے گی جیسے سَیر معنی چلنا اور اگر(ی) سے پہلے والے حرف پر کوئی حرکت نہ ہو تو ی مجہول ہوگی،اوری کی آوز پھرتی سے نیچے کی طرف چلی جائے گی جیسے شیر درندہ کا نام ہے۔

(سبق نمبر ۱۵) اس سبق میں حروف تہجی کی دوسری قسم مرکب حروف کا بیان ہے۔مرکب حروف کی تعداد چودہ ہے جو حسب ذیل ہیں۔

بھ	پھ	تھ	ٹھ	جھ	چھ	دھ	ڈھ	ڑھ	کھ	گھ	لھ	مھ	نھ

یہ دو حروف کے میل سے ایک مرکب آواز پیدا کرتے ہیں،انھیں ہکاری حروف بھی کہتے ہیں۔بعض حضرات نے مرکب حروف کی تعداد ۱۶ بتائی ہے۔مذکورہ چودہ کے علاوہ دو زائد حروف (رھ) جیسے بارھواں (وھ) جیسے وھیل مچھلی۔حروف میں (ژ)۔یہ خالص فارسی زبان کا حرف ہے اور ٹ ،ڈ ،ڑ ، خالص ہندی حروف ہیں۔چوں کہ اردو زبان ہندی،فارسی،عربی،سے مل کر بنی ہے اس لئے اس میں تینوں زباں کے حروف موجود ہیں۔

﴿اردو عبارت نیز کتاب کے سبق میں ملحوظ امور﴾

عبارت خوانی میں چند امور کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے اسی طرح کتاب کے سبق کے دوران چند امور کا مدنظر رکھنا ضروری ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ ایک نقشہ میں ان کو جمع کر کے ان امور کی کچھ وضاحت کردی جائے تاکہ بچوں کا اردو عبارت میں لب ولہجہ بھی درست ہو اور مکاتب سے اردو عبارت کا محض گجراتی ترجمہ کروادینے کا رواج بھی ختم کیا جا سکے۔

اردو عبارت خوانی میں مدنظر امور

نمبر شمار	امور
۱	آواز بلند
۲	رفتار دھیمی
۳	ترکیبی وقفہ درست ہو
۴	کامل وقفہ یعنی مناسب جگہ پر وقف ہو
۵	تلفظ اور ادائیگی صحیح ہو
۶	لب ولہجہ جملے کے مناسب ہو
۷	تغیر لحن (آواز کا اتار چڑھاؤ)
۸	ایک کلمہ دوبارہ پڑھنے کی نوبت نہ آنے دے یعنی تسلسل
۹	عبارت میں واحد جمع کا خیال
۱۰	مذکر ومؤنث کا خیال
۱۱	صحیح اعراب اور صحیح علامات

سبق میں ضروری امور

نمبر شمار	امور
۱	تشویق
۲	نئے الفاظ کا تعارف
۳	مشکل الفاظ کے معانی
۴	خاموش خواندگی
۵	باآواز خواندگی
۶	تفہیم عبارت
۷	خاموش مطالعہ
۸	مطلب فہمی کی جانچ
۹	بات چیت کا سلیقہ
۱۰	نقل نویسی

☆ دونوں نقوش میں موجود ضروری امور کی تفصیل آنے والے صفحہ پر موجود ہے

﴿اردو عبارت خوانی میں مدنظر امور کی تفصیل﴾

﴿ترکیبی وقفہ درست ہو﴾

جملے کے مرکبات میں سے ہر مرکب پڑھنے کی حالت علیٰحدہ معلوم ہو

﴿کامل وقفہ﴾

ہر مکمل جملہ پر جہاں فعل آ جائے وقفہ کرنا چاہئے اور جس لفظ کو جس کے ساتھ تعلق ہو اسی کے ساتھ ملانا چاہئے بے موقع تقدیم اور تاخیر سے سننے والے کو نہ لطف آئے گا اور نہ وہ مطلب سمجھ سکے گا۔

﴿تغیر لحن﴾

(آواز کا اتار چڑھاؤ) جس لفظ پر زور دینا ہو اس پر زور دے کر نسبتًا اونچی آواز سے پڑھا جائے

﴿لب ولہجہ﴾

لب ولہجہ جملے کے مناسب ہو یعنی سوال، تعجب، افسوس، خوشی، ندا، جیسا موقع ہو ویسا ہی لہجہ آواز سے ظاہر ہونا چاہئے۔

﴿اعراب اور علامات﴾

اعراب ان چند علامتوں کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ حروف کا آپس میں میل ہوتا ہے اور حروف آپس میں ایک دوسرے سے جڑتے ہیں، اعراب کی غلطی سے لفظ اپنی صحیح جگہ نہ رہ کر کچھ سے کچھ بن جاتا ہے (علامات) اردو میں جزم اور تشدید وغیرہ کو علامت کہا جاتا ہے اور زبر زیر اور پیش کو اعراب کہا جاتا ہے

﴿تلفظ اور ادائیگی صحیح ہو﴾

ہر لفظ کا تلفظ صاف اور صحیح ہو تلفظ میں بچہ عجلت سے کام نہ لے اس کا خیال کیا جائے

﴿ تلفظ اور ادائیگی درست کرائیں ﴾

(۱) بچوں کو اردو کے حروف تہجی خوب درست کرائیں۔ عربی حروف تو درست ہوتے ہیں لیکن جو غیر عربی حروف ہیں ان میں عموماً بچے کمزور ہوتے ہیں خصوصاً ڈ، ٹ، ٹ، ڑ، ژ وغیرہ اساتذہ کو چاہیئے کہ ان حروف کی ادائیگی خوب درست کرائیں گجراتی زبان سے مدد لیکر ان کو سمجھائیں کہ دیکھو (د) دال کا تلفظ گجراتی کے (દ) کی طرح اور (ڈ) ڈال کا تلفظ گجراتی کے (ડ) کی طرح ادا کریں گے اسی طرح (ر) کو (ર) اور (ڑ) کو (ળ) جیسا اور (ت) کو (ત) اور (ٹ) کو (ટ) جیسا ادا کریں گے

(۲) جن لفظوں کے آخر میں ہائے مختفی ہوتی ہے وہاں (ہ) کی ادائیگی صرف الف کی طرح کرنی ہوتی ہے مثلاً پردہ (પરદા) اور بچہ (બચ્ચા) مگر بچے وہاں (ہ) کا اظہار کرتے ہیں (પરદહ) اور (બચ્ચહ) پڑھتے ہیں جو درست نہیں ہے اس سے عبارت کا حسن ختم ہو جاتا ہے۔

(۳) یائے معروف (ی) اور یائے مجہول (ے) کا فرق سمجھائیں یائے معروف کی آواز کو دبا کر پڑھا جائے گا جیسے لکڑی اور یائے مجہول کی آواز کو بلا دبائے پڑھا جاتا ہے جیسے لڑکے

(۴) واحد اور جمع کی رعایت کرائیں اور نون غنہ برابر ادا کروائیں اکثر بچے (ہے اور ہیں) میں فرق نہیں کرتے عبارت خوانی میں اس کی رعایت ضروری ہے ان کو سمجھائیں کہ (ہے) واحد (એકવચન) (ہیں) جمع (બહુવચન) کی نشانی ہے.

(۵) واو معدولہ میں اکثر بچے غلطی کرتے ہیں یعنی بعضے الفاظ ایسے ہوتے ہیں جہاں واو لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا مثلاً خواب، خوان، دسترخوان وغیرہ میں واو لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا یہ بات بچوں کے ذہن نشین کرائیں

(غلطی کی اصلاح کا نمونہ)

اگر طالب علم کسی جگہ ادائیگی میں غلطی کرے تو اس کو بورڈ پر کھڑا کر کے کہا جائے کہ آپ جو ادائیگی کر رہے ہو اس کو لکھو مثلا جملہ ہے کہ <u>خالد نے چور کو پکڑا</u> طالب علم جملہ میں پکڑا کے بجائے پکرا پڑھ رہا ہے اب مدرس اس بچے سے کہے کہ اس لفظ کو گجراتی میں لکھو ظاہر ہے وہ لکھے گا (પકરા) جو غلط ہے کسی دوسرے طالب علم کے پاس لکھایا جائے وہ لکھے (પકડા) تو یہ بھی غلط ہے یہاں تک کہ کوئی طالب علم صحیح تلفظ لکھ دے (પકળા) یا خود استاذ بتادے اس طرح کرنے سے وہ طلباء جن کے تلفظ فطری طور پر صاف ہیں وہ دوسرا موقع نہیں دیں گے اور دیگر طلباء بھی چند بار میں درست ہو جائیں گے

(اردو کی چند اصطلاحات)

الف مقصورہ:۔ جس حرف پر چھوٹا سا الف کا نشان لگایا جاتا ہے وہ الف کی آواز دیتا ہے اس الف کو الف مقصورہ کہتے ہیں جیسے اعلیٰ، مصطفےٰ

ہائے ملفوظی:۔ اس (ہ) کو کہتے ہیں جو صاف طور پر پڑھی جائے مثلا واہ، شاہ، مادہ، وغیرہ

ہائے خفی:۔ اس (ہ) کو کہتے ہیں جو صاف طور پر پڑھنے میں نہ آئے اور صرف اپنے سے پہلے کی حرکت کو ظاہر کرے۔ جیسے نالہ، ہنگامہ، نامہ

واو معروف:۔ اس واو کو کہتے ہیں جو پیش کے ساتھ پڑھا جائے جیسے نور، منظور

واو مجہول:۔ وہ ہے جس کے پہلے پیش نہ ہو وہ صرف واو کی آواز کے ساتھ پڑھا جائے جیسے شور

واو معدولہ:۔ اس واو کو کہتے ہیں جو لکھنے میں آئے مگر پڑھا نہ جائے جیسے درخواست، خواہش وغیرہ

موقوف اور ساکن حرف:۔ کسی لفظ میں ایک ساکن حرف کے بعد دوسرا غیر متحرک حرف آ جائے تو اس حالت کا نام وقف ہے اور اس غیر متحرک حرف کو موقوف کہتے ہیں جیسے گیند میں نون ساکن کے بعد دال موقوف ہے

سبق میں ضروری امور کی تفصیل

تشویق

ایسی بات چیت جو زیر درس کے مناسب ہو اور بچوں میں یک سوئی اور میلان پیدا کرے

نئے الفاظ کا تعارف

سبق کے نئے الفاظ بلیک بورڈ پر لکھکر ان کے تلفظ اور مفہوم اور استعمال پر گفتگو کی جائے

مشکل الفاظ کے معانی

مشکل الفاظ کے معانی بلیک بورڈ پر لکھ کر بتائیں اور اس کے مترادف الفاظ یعنی لفظ کا ہم معنی آسان لفظ بتایا جائے اگر کوئی ہم معنی آسان لفظ نہ ملے تو اس لفظ کو جملوں میں استعمال کریں تا کہ اس کا مفہوم بچہ سمجھ لے اور دوسری جگہ وہ اس لفظ کو استعمال کر سکے نیز واحد جمع پر بھی گفتگو کی جائے

خاموش خواندگی

ابتدائی جماعتوں میں جب مذکورہ بالا تینوں امور کے بعد سبق سے پہلے پانچ منٹ کا وقت دیا جائے جس میں بچے سبق کی عبارت خاموش خود پڑھیں اور حل کریں اور بآواز خواندگی کے لئے تیار ہو جائیں کیوں کہ ان جماعتوں کے بچوں میں اتنی استعداد نہیں ہوتی کہ عبارت کو ایک نظر دیکھے بغیر بلا رکاوٹ پڑھ سکیں اس لئے نئے الفاظ کے تعارف کے بعد کچھ منٹ سبق کی عبارت کا ان کے سامنے رکھنا ضروری ہوتا ہے

بآواز خواندگی

خاموش پڑھائی کے بعد بآواز خواندگی کا نمبر آتا ہے اس کی ترتیب اس طرح ہے کہ ایک طالب علم

کے پاس سبق کی عبارت پڑھائی جائے باقی سارے طلبہ سنیں حسب گنجائش چند بچوں کے پاس سبق کی عبارت پڑھائیں حسب ضرورت نمونہ دے کر بچوں کی اصلاح کریں اور نمونہ کی نقل اجماعی طور پر بچوں سے کرائیں۔

﴿تفہیم عبارت اور مطلب فہمی کی جانچ﴾

عبارت میں مذکور مضمون سمجھایا جائے اس کے لئے مثالوں سے خوب کام لیں اگر مسائل کی کتاب ہو یا کسی کتاب میں فقہی مضمون ہو تو صورت مسئلہ بنا کر کتاب کی عبارت سے ہٹ کر اپنے الفاظ میں بار بار سوال کریں کثرت سوال ہی سے بچوں میں مسائل فہمی کی استعداد پیدا ہوگی اور اگر عقائد کا بیان چل رہا ہو تو عقائد کے استحضار کے لئے بھی مذکورہ بالا طریقہ اختیار فرمائیں، عقائد کا ذہن نشین کرانا نہایت ضروری ہے لہذا اس کی ہر ممکن کوشش کی جائے اسی طرح سیرت کی کتاب میں سیرت پاک کے اہم نکات سمجھا کر بذریعہ سوالات معلوم کریں کہ بچوں نے سمجھا ہے یا نہیں خلاصہ کلام۔ عبارت کے اہم نکات سمجھائیں اور سوالات کے ذریعہ معلوم کریں کہ بچوں نے سمجھا بھی ہے یا نہیں، جماعت بندی کر کے ایک دوسرے سے سوالات کا مکلّف بنائیں محض عبارت کا گجراتی ترجمہ کروا دینا کافی نہیں ہے۔

﴿بات چیت کا سلیقہ﴾

اگر کتاب کا مقصود زبان کی تعلیم ہو جیسے اردو کا آسان قاعدہ یا اردو زبان کی پہلی اور دوسری تو بچوں کے پاس نئے الفاظ استعمال کروا کے جملے بنوائیں جس سے اردو زبان میں بات چیت کا سلیقہ پیدا ہوگا

﴿خاموش مطالعہ﴾

زبان کی تعلیم میں خاموش پڑھائی اور خاموش مطالعہ کو بڑی اہمیت دی گئی ہے نیز اس سے مطلب فہمی کی استعداد پیدا ہونے میں مدد ملتی ہے خاموش مطالعہ کی وجہ سے خواندگی کی رفتار میں اضافہ ہوگا کیوں کہ خاموش مطالعہ میں لب بالکل حرکت نہیں کرتے اس لئے کوئی چیز آنکھوں کی حرکات کے راستہ میں حائل نہیں ہوتی اور بآواز خواندگی میں چوں کہ الفاظ کا تلفظ بلند آواز سے کیا جاتا ہے اس لئے آنکھوں کو مجبوراً لبوں کی حرکت کے ساتھ ساتھ جانا ہوگا اس لئے وہ جلد حرکت کرنے سے قاصر رہیں گی نتیجۃً خواندگی کی رفتار میں کمی واقع ہوگی ،لہذا پڑھنے کی رفتار بڑھانی مقصود ہو تو مدرسین کو چاہئے کہ وہ بچوں میں خاموش مطالعہ کی عادت ڈالیں ایسی عادت بڑی جماعتوں کے لئے نہایت ضروری ہے تاکہ وہ کتاب سے مستفید ہوسکیں بلند آواز سے پڑھنے سے خواندگی کی رفتار محدود رہتی ہے۔

نوٹ :۔خاموش مطالعہ کے دوران بچہ محض وقت گذاری میں مصروف نہ رہے اس کا خیال بہت ضروری ہے۔

﴿خاموش مطالعہ کا طریقہ﴾

سبق کی عبارت ایک دو بچے کے پاس بآواز پڑھانے کے بعد تمام بچوں سے کہا جائے کہ عبارت کو خاموشی سے پڑھیں اور اس کا مطلب سمجھتے جائیں اس کام کے لئے مناسب وقت دیا جائے استاذ پہلے ہی سے جانچ کے لئے سوالات بنا کر تیار رہے عبارت کے ہر حصے کے سوالات تیار کریں مناسب وقت کے بعد اب مطلب فہمی کی جانچ کے لئے بچوں سے سبق کے تیار کردہ سولات کے ذریعہ جوابات طلب کریں اور معلوم کریں کہ سبق کی عبارت بچوں نے کتنی سمجھی ہے مطلب فہمی میں جو کمی محسوس ہو اس کو دور کیا جائے اس طریقۂ کار سے رفتہ رفتہ بچوں میں مطلب فہمی کی استعداد بڑھتی جائے گی

نفسیات

تعلیم وتربیت کی تاریخ میں اسلام کے ظہور کا زمانہ سب سے زیادہ درخشندہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معلم اعظم بن کر صدیوں کی بگڑی جس پر اسلام بجا طور پر فخر کرسکتا ہے ایسے لوگ جو تہذیب تمدن سے یکسر ناآشنا تھے ان کی سیرت اور کردار میں ایسی حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوئی جس کی تشریح کرنے سے آج کل کے ماہرین نفسیات اپنے علم کے کمال کے باوجود عاجز ہیں اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انسانی فطرت کو سب سے زیادہ سمجھتے تھے اور اپنی امت کو تعلیم دیتے وقت ان ہی اصولوں سے کام لیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے آپؐ کی تعلیم ہمیشہ کے لئے دل میں اتر گئی اور اخلاق واطوار کی ایسی بلندی پیدا کرگئی جس کی معراج تک پہنچنا اور کسی معلم کو نصیب نہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ ایک کامیاب معلم کے لئے مضمون کی واقفیت اور عمدہ طریقوں کے علاوہ بچوں کی شخصیت کو سمجھنا بہت ضروری ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی شخصیت کو سمجھے بغیر کوئی معلم اپنے طریقۂ تدریس میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ جب تک بچوں کی نفسیات، فطری صلاحیت اور ذہنی استعداد جذباتی اور معاشرتی زندگی کو ملحوظ نہیں رکھا جائے گا تعلیم کا عمل ہمیشہ ادھورا رہے گا۔ اسلئے ایک مدرس کو تعلیمی نفسیات کے طریقوں کو جاننا اور اس کا استعمال کرنا ضروری ہے۔

آنے والے صفحہ پر فطری اور نفسیاتی چند اجمالی امور ذ کیئے ہیں ان کی مدد سے آپ بچوں کی نفسیات اور اس کے طریقے نیز ان کی فطری صلاحیتیں ملحوظ رکھ کر تعلیمی پروگرام بنائیں پھر دیکھیں کہ آپ کی تعلیم کا کیا رنگ لاتی ہے۔

﴿تعلیمی نفسیات کے مخصوص طریقے﴾

ایک معلم کو تعلیم وتربیت اور اس کے نصب العین تک پہونچنے کا صحیح راستہ دکھانے کے چند مخصوص طریقے ہیں ان مین سے بعض کو ذکر کرتا ہوں

(۱) فطری تقاضوں کی رعایت (۲) مشاہدہ (۳) پیمائش (۴) مطالعۂ احوال

فطری بنیادی تقاضے:۔بچوں کے بعض بنیادی تقاضے حسب ذیل ہیں

﴿۱﴾ جسمانی حفاظت ﴿۲﴾ محبت ﴿۳﴾ خودنمائی ﴿۴﴾ ذہنی آزادی

﴿۱﴾جسمانی حفاظت

فطری تقاضوں میں سب سے پہلا تقاضا بچے کی جسمانی حفاظت سے وابستہ ہے شروع شروع میں بچہ دنیا ومافیھا سے بے خبر صرف اور صرف اپنی ذات سے دل چسپی لیتا ہے۔اسکے نزدیک دوسرے تمام انسانوں کا وجود اسکی حفاظت کے خاطر ہوتا ہے۔لہذا مدرس کا اولین فرض ہے کہ وہ بچے کی اس ضرورت کا خیال رکھے تاکہ بچے کو یقین ہوجائے کہ یہاں اسکی جسمانی حفاظت ہوگی ورنہ تعلیم کا پہلا قدم ہی غلط ہوگا۔ظاہر ہے ٹوٹی ہوئی ہستی سے آپ کیا کام لے سکتے ہیں۔کلی کو کھلنے کا موقع دیاجاتا ہے پھر وہ پھول کی شکل اختیار کرتی ہے اور اس سے خوشبو پھیلتی ہے کلی کو ہاتھ سے کھولا نہیں جاتا اگر ہاتھ سے کھولنے کی کوشش کی گئی تو وہ کلی ٹوٹ جائے گی نہ پھول ہاتھ لگے گا نہ اسکی خوشبو۔

مار سے بھاگنا طبعی امر ہے بعض معلمین اپنی لاعلمی کا غصہ ناحق بچوں پر نکالتے ہیں وہ علم سے نفرت دلاتے ہیں اور ناحق بچوں پر الزام لگاتے ہیں۔

﴿۲﴾ محبت:

ہر بچہ محبت کا خواہاں ہوتا ہے بلکہ محبت کا متلاشی ہوتا ہے، جدھر پاتا ہے اُدھر بھاگتا ہے۔ اگر اسے یہ احساس ہو جائے کہ اس سے ایسی محبت نہیں کی جارہی ہے جسکا وہ مستحق ہے تو اسکے دل میں بغاوت کے جذبات پیدا ہو جائیں گے جس سے اسکی تربیت میں ایک خلا رہ جائے گا معلم کا کمال یہ ہے کہ بچے سے کام لینے کا راز بروئے کار لائے پہلے اس کو اپنا گرویدہ بنالے پھر کام لے بچے کو اپنا بنالو پھر دیکھو آپ کی محنت کیا رنگ لاتی ہے

﴿۳﴾ خودنمائی:

اس فطری تقاضا کی وجہ سے ہر ایک بچہ کی خواہش ہوتی ہے کہ تمام دوسرے لوگ اسکی ذات کو تسلیم کریں اور اسکی طرف متوجہ ہوں اگر کسی وجہ سے اپنا یہ فطری تقاضا پورا نہیں کر پاتا تو اسکو رنج اور تکلیف پہنچتی ہے

﴿۴﴾ ذہنی آزادی

تعلیم کے لئے ذہنی آزادی لازمی ہے تا کہ بچوں میں آزادانہ سوچنے اور کام کرنے کی عادت پڑے ، جو بچے اس نعمت سے محروم رہتے ہیں انکے ارادے اور فیصلے کی قوت سلب ہو جاتی ہے۔

﴿مشاہدہ﴾ یعنی کسی خاص کردار اور تبدیلی میں غور وفکر اور ان کے ممکن اسباب کی جستجو کرنا معلم کی تربیت کا لازمی جزو ہے، جس سے طلبہ کے کردار کی معمولی تبدیلی بھی اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی، بچوں کی نفسیات سے واقف ہونے کے لئے مشاہدہ بہت ضروری ہے اس کے بغیر معلم اپنے طلبہ کو نہیں جان سکتا۔

☆ پیمائش تین طرح کی ہے ☆

(۱)ذہنی پیمائش (۲)جذبات کی پیمائش (۳)تعلیمی آزمائش

ذہنی پیمائش :۔جسمانی عمر کے ساتھ بچوں کی ذہنی عمر بھی بڑھتی چلی جاتی ہے لیکن ان دونوں میں نشونما کی رفتار ایک جیسی نہیں ہوتی ،یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ جس بچے کی عمر دس سال ہو اس کی ذہنی عمر بھی دس سال کی ہو،اگر جسمانی نشونما کی رفتار سے ذہنی نشونما زیادہ ہے تو وہ ذہین ہے اگر جسمانی نشونما کی رفتار سے ذہنی نشونما کم ہے تو یہ غبی ہے معلم کے لئے شاگردوں کی ذہنی کیفیت سے مطلع ہونا نہایت ضروری ہے۔

﴿مطالعۂ احوال﴾

یعنی گھریلو حالات ،گھر کے آس پاس کا ماحول ،رشتہ دار اور دوست احباب سے واقفیت یہ بھی تعلیم کے مخصوص طریقوں میں سے ہے کیونکہ اس طریقے سے بچے کی مشکلات کی اصلیت اوران کے اسباب پر روشنی پڑتی ہے۔

﴿بچوں کی جبلت﴾

بچوں کی جبلتیں اللہ تعالی کی وہ عطیات ہیں جن سے صحیح مناسب کام لیکر جسمانی ،دماغی ،روحانی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جائے۔جبلتیں چار ہیں (۱) تحریک (۲) کھیل (۳) تجسس (۴) نقالی

﴿استعداد پیدا کرنے کے اسباب﴾

بچوں میں استعداد پیدا کرنے کے لئے چند امور کا لحاظ مفید ثابت ہوا ہے ﴿۱﴾ محرکات کا استعمال ﴿۲﴾ خوداعتمادی پیدا کرنا ﴿۳﴾ غوروفکر کی عادی بنانا اور طبیعت کے انجماد کو ختم کرنا

﴿تعلیم اوراس کے محرکات﴾

مدرسین کو ہمیشہ یہ مسئلہ درپیش رہتا ہے کہ کس طرح وہ اپنے طلبہ سے کام لیں یا کس طرح وہ ان میں دلچسپی پیدا کریں تا کہ وہ اپنی پوری توجہ سے کسی فعالیت میں مشغول رہ سکیں ان تمام مسائل کا حل محرکات میں پنہاں ہے۔بچوں میں مناسب تحریک پیدا کرنے کے لئے نفسیاتی محرکات سے کام لیا جائے یہ معلم اور متعلم دونوں کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

﴿بچوں میں تحریک پیدا کرنے کے لئے بعض سفارشات﴾

(۱) قوت ارادی کو متحرک کرنا یعنی سیکھنے پر آمادہ کرنا (۲) حوصلہ افزائی (۳) ترغیبات (۴) ترقی کی رفتار کا علم (۵) معیار آرزو

﴿قوت ارادی کو متحرک کرنا یعنی سیکھنے پر آمادہ کرنا﴾

کسی کام کے سیکھنے میں انسان کی نیت یا اس کے ارادے کو بہت زیادہ دخل ہے، اگر سیکھنے کی نیت ہی نہیں ہے تو سبق کو دلچسپ بنانے کی تمام کوششیں بیکار ہو جائیں گی یہ ایک عام اصول ہے کہ بددلی سے کوئی کام نہیں ہوسکتا اس لئے سب سے پہلے طلبہ کو سیکھنے کے لئے آمادہ کیا جائے یا عام الفاظ میں ان کی قوتِ ارادی متحرک کی جائے۔

﴿حوصلہ افزائی﴾

حوصلہ افزائی سے کامیابی کا احساس پیدا ہوتا ہے جو بچوں کو کامیابی کی طرف لے جاتا ہے اور نکتہ چینی بچوں میں ناکامی کا احساس پیدا کرتی ہے اور یہ احساس ان کو پستی کی طرف لے جاتا ہے۔بچے طبیعت اور ہمت کے کمزور ہوتے ہیں مگر ان کے کسی کام کی تعریف کی جائے تو بہت خوش ہوتے ہیں اور

بار بار اس کام کو کر کے چاہتے ہیں کہ کوئی ان کے کام کی داد دے۔ مشکل سے مشکل کام بھی کرنے کی کوشش کرتے ہیں خواہ وہ کام ان کی طاقت سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو اور نکتہ چینی سے تو کوشش ہی چھوڑ دیں گے۔

﴿ترغیبات﴾

ترغیبات کو دو شعبوں میں تقسیم کیا جاتا ہے (۱) داخلی (۲) خارجی

خارجی محرکات کو داخلی محرکات پر نہ تو ترجیح دی جاسکتی ہے اور نہ اس پر زیادہ اعتماد کیا جاسکتا ہے خارجی ترغیبات سے صرف مصنوعی حالت پیدا ہوتی ہے یہ اس وقت تک مؤثر رہتی ہے جب تک کوئی ترغیب موجود رہے لیکن اس کے بعد یہ کیفیت بدل جاتی ہے اور طلبہ کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ خارجی ترغیبات کا عمل محدود ہے اصل محرک داخلی ہے

داخلی ترغیبات:۔ مضمون سے دل چسپی، کام کا شوق وغیرہ

خارجی ترغیبات:۔ (۱) جزا (۲) سزا (۳) مسابقہ (۴) مضمون کے فوائد کا تذکرہ

﴿جزا﴾

نقد کی صورت میں انعام دینا ایک ترغیب ہے لیکن تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ مثالی محرک نہیں ہے انعام کے ذریعہ کام لینے سے ایک خطرہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ انعام ہی کو مقصود بنا لیتا ہے اور اصل مقصود بھول جاتا ہے۔ بلکہ بعض مرتبہ حرص اور طمع کی بری عادت میں مبتلاء ہو جاتا ہے۔

﴿سزا﴾

یہ سلبی قسم کی ترغیب ہے تأثیر کے لحاظ سے اگر چہ ایک آلۂ کار خیال کیا جاتا ہے لیکن پھر بھی بعض حضرات اس کے استعمال کے حق میں نہیں ہیں جو طالب علم خوف کی بناء پر کام کرتا ہے وہ خوف

کی کیفیت جاتی رہنے کے بعد اس کام سے منہ موڑ لے گا

﴿مسابقہ﴾

بچوں کی رہنمائی کے لئے ایسا کام ان کے سپرد کیا جائے جو ان کی استعداد اور ضرورت کے مطابق ہو اس مقصد کے لئے اشتراک عمل ایک عمدہ ذریعہ ہے لیکن اساتذۂ کرام کا اس کے برے نتائج سے آگاہ ہونا اور مشاہدہ سے کام لینا بھی ضروری ہے کیوں کہ بسا اوقات اس سے حسد اور انتقام کے جذبات پیدا ہو سکتے ہیں جو جسمانی صحت کے لئے بھی مضر ہیں

﴿ترقی کی رفتار کا علم﴾

جب کوئی طالب علم کسی کام میں بتدریج ترقی کر رہا ہو تو اس کو ترقی کی رفتار سے مطلع کرنا اور اس کی ہمت بڑھانا اس کا اصطلاحی نام (کار آگاہی) ہے اس کے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک تو اس سے بچوں میں کام کرنے کی مناسب تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور انھیں اپنی غلطی کی اصلاح کا موقع مل جاتا ہے اس محرک کا دوسرا روشن پہلو یہ ہے کہ طلبہ اپنا کام خود جانچنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔طلبہ کے کسی سوال کا جواب سننے کے بعد مدرس کا ہر اشارہ طلبہ لے لئے ایک اطلاع جس سے ان کے جوابات مستحکم ہو سکتے ہیں۔شاباش، بہت خوب، یوں نہیں، اس کی عملی مثالیں ہیں

﴿معیار آرزو﴾

کسی شخص کے کسی کام کے کر سکنے کے سلسلے میں توقعات مراد ہیں یعنی ایک طرح کا مقصود جس کو کوئی شخص اپنی ہمت کے مطابق مقرر کر لیتا ہے۔معیار صرف وہی سودمند ثابت ہوتا ہے جو نہ تو کسی کی استعداد سے اتنا پست ہو کہ وہ اس کے خاطر کام کرنا پسند ہی نہ کرے اور نہ ہی اتنا بلند ہو کہ اس حد تک پہنچنا اس شخص کے بس کی بات نہ ہو۔

﴿خود اعتمادی﴾

جس بچے کو اپنے اوپر اعتماد ہے وہ ہر مشکل کا خندہ پیشانی سے سامنا کرلے گا معمولی ناکامی سے کام کی تحریک کو اور زیادہ قوی بنادے گا۔ عدم اعتماد خوف اور بزدلی کا باعث ہے ناکامی کا احساس بھی عدم اعتماد کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

﴿غور وفکر کا عادی بنانا﴾

اس سے بچوں کی قوت فہم میں اضافہ ہوگا اور سوچنے کی قوت بڑھے گی طبیعت کا انجماد ختم ہوگا۔ اللہ نے ہر بچے میں سوچنے کی کم وبیش قابلیت رکھی ہے مدرس کا کام یہ ہے کہ سبق کے دوران اس سے کام لے اور اس کو اجاگر کرے

﴿وقت کو مفید تر بنانا﴾

معلم کا ایک اہم کام یہ بھی ہے کہ وہ ایسا نظام اور پروگرام بنائے کہ بچوں کا کوئی لمحہ فائدہ سے خالی نہ ہو۔ بچے کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کا وقت ہے اس کے ہر لمحہ کو کارآمد بنانا مدرس کے فرائض میں سے ہے اس سلسلے میں بعض سفارشات پیش کرتا ہوں، ظاہر ہے کہ بغیر آرام کے کسی کام کی متواتر مشق کرتے رہنے سے تعلم کے گراف میں حسب معمول ترقی کی رفتار باقی نہیں رہے گی ہم سب جانتے ہیں کہ کام کی رفتار پر تکان کا اچھا اثر نہیں پڑتا جب کوئی شخص تھک جاتا ہے تو وہ کام فورا بند کردیتا ہے ایک بچہ مسلسل کتنی مدت تک کام کرسکتا ہے اس کا تعلق شخصی حالات سے ہے اس لئے ہم کوئی اصول نہیں بنا سکتے کہ اتنی مدت کے بعد سب پر تکان کی علامت طاری ہوگی لیکن بعض اسباب ہیں جن کی مدد سے تکان کو رفع کیا جاسکتا ہے یا کم از کم یہ کوشش کی جاسکتی ہے کہ تکان کے آثار جلد نمودار نہ ہوں۔

﴿تکان کی قسمیں﴾

تکان کی تین قسمیں ہیں (۱) جسمانی تکان (۲) ذہنی تکان (۳) جھوٹی تکان (بوریت)

جسمانی تکان :۔ جب طالب علم مسلسل اور متواتر ایک جگہ پڑھتا رہتا ہے تو اس کے اعضاء اکڑ جاتے ہیں اور مزید فعالیت کے قابل نہیں رہتے یہ جسمانی تکان ہے

ذہنی تکان :۔ جب کسی ایک کام کو مسلسل طویل عرصہ تک کیا جائے تو اس سے یہ تکان پیدا ہوتی ہے، یعنی ایسے اسباب جن سے کچھ عرصہ متواتر کام کرتے رہنے سے ذہنی فعالیت ضعیف ہو جاتی ہے، طالب علم آخروقت میں زیادہ غلطیوں کا مرتکب ہوتا ہے حالانکہ شروع میں اس سے غلطیوں کا ارتکاب نہیں ہوتا تھا یہ ذہنی تکان کی علامت ہے

خلاصۂ کلام :۔ تکان سے ایسے اسباب مراد ہیں جن سے کام کرنے کی رفتار میں کمی واقع ہو

نوٹ :۔ مدرسہ میں بچوں کو ایک ہی جگہ بیٹھے رہنے پر مجبور کرنا درست نہیں، کیونکہ اس سے جسمانی تکان پیدا ہوتی ہے ۔ اگر مختلف مضمونوں کے لئے کمرے مخصوص کر دیے جائیں تو اس سے بچے ایک جگہ بیٹھ بیٹھ کر اکتا نہیں جاتے ۔ مثلا ایک کمرہ قرآن پاک کے لئے ایک کتاب کے لئے ایک کمرہ متفرقات کے لئے قرآن اور کتاب الگ الگ استاذ کے پاس ہو اور متفرقات کے لئے ایک کمرہ بنایا جائے جس میں احادیث ،کلمات ، دعا و آداب ، وظائف نماز ، نماز کا طریقہ ،فرائض ، وغیرہ چیزیں لکھی ہوئی ہوں ۔ خلاصہ یہ کہ اس طرح کلاس اور مضمون کی تبدیلی سے ذہنی اور جسمانی تکان سے بچے کو بچایا جا سکتا ہے ۔ اگر چہ مدرسہ کے اوقات میں (خاص کر کے جب مدرسہ صبح میں ہو) ذہنی یا جسمانی تکان کے پیدا ہونے کے امکانات بہت کم ہیں لیکن پھر بھی کوشش کرنی چاہئے بچوں کو ذرا بھی ایسا موقع نہ دیں جن سے ان پر تکان کے آثار نمودار ہوں ۔

﴿ جھوٹی تکان ﴾

بچے ویسے تھکے ہوئے تو نہیں ہیں لیکن مدرسہ کے بند ہونے کا وقت جس قدر قریب آتا جاتا ہے وہ تکان کا احساس کرنے لگ جاتے ہیں، مدرسہ میں بالعموم اس تیسری قسم سے واسطہ پڑتا ہے مدرسے کے آخری گھنٹوں میں کام کی مقدار میں جو کمی آجاتی ہے اسکی وجہ ذہنی تکان نہیں بلکہ تکان کا احساس ہے مدرسے کے ختم ہونے کا وقت جتنا قریب آتا جاتا ہے استاد اور شاگرد دونوں کی توجہ مدرسے کے باہر دوسرے کاموں کی طرف مبذول ہوتی جاتی ہے اور مدرسے کے کام سے دلچسپی کے بجائے کاہلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور مدرسے کے کام سے توجہ ہٹ جاتی ہے، جھوٹی تکان کے برے اثرات کو روکنے کے لئے کام کی ترتیب اور باقاعدگی نہایت ضروری ہے اگر کسی بات کو دلچسپ بنا کر پیش کیا جائے تو بچے کبھی بھی اس کام کو بوجھ خیال نہیں کرینگے۔ مثلاً آخری ساعتوں میں انکا ایک مختصر سا امتحان رکھ دیا جائے تو وہ اتنے ہی مستعد نظر آئیں گے جتنے صبح کے وقت تھے

﴿ تکان رفع کرنے کی تدابیر ﴾

(۱) شور وغل سے حفاظت۔ مدرسہ کا وقوع ایسی جگہ ہو جہاں باہر سے شور وغل نہ ہوتا ہو

(۲) ہوا اور روشنی کا معقول انتظام

روشنی سیدھی پڑنے کے بجائے بائیں طرف سے آئے تو زیادہ بہتر ہے کم یا تیز روشنی میں آنکھیں بہت جلد تھک جاتی ہیں آنکھوں کے عضلات پر بوجھ پڑتا ہے لہٰذا پڑھنے کی رفتار کم ہو جاتی ہے، مصنوعی روشنی کی ضرورت پڑے تو وہاں بھی مذکور اشیاء کی رعایت ہو۔ کلاس میں ہوا اور روشنی کا جتنا اچھا نظام ہوگا تکان کم پیدا ہوگی اور کام کی مقدار بھی بڑھ جائے گی۔

﴿امت کے افضل ترین افراد کی خدمت میں﴾

﴿۱﴾ جو بچے بچپن میں لکھنے پڑھنے کی بڑے شوق سے نقلیں اتارا کرتے تھے اب وہ پڑھنے لکھنے سے ایسا بھاگتے ہیں جیسے غلیل سے کوّا اس کا زیادہ تر باعث طریقۂ تعلیم کا نقص ہے

﴿۲﴾ پیدائش کے وقت شاذ و نادر ہی کوئی بچہ اندھا لولا لنگڑا پید ہوتا ہے۔اسی طرح شاذ و نادر ہی کوئی بچہ کند ذہن ہوتا ہے۔مگر اس کے کیا معنی ہیں کہ بعض معلمین کے اکثر شاگرد غبی اور کند ذہن ہوتے ہیں۔یہ ان ہی کی تعلیم کا نتیجہ ہوتا ہے۔جیسے وہ خود نہیں سمجھتے اور سمجھانے سے برا مانتے ہیں

﴿۳﴾ اگر بے اعتدالی اور بے قاعدگی سے تعلیم دی جائے تو بچوں کو تعلیم سے نفرت اور وحشت ہوگی۔جیسے انسان معتدل اور عمدہ غذا شوق اور رغبت سے کھاتا ہے لیکن یہ ہی غذا جب غیر معتدل یا اندازہ سے زیادہ دی جائے تو بیماری اور بدہضمی پیدا کرتی ہے بلکہ بعض اوقات بھوک بند ہو کر غذا سے سخت تنفر پیدا ہو جاتا ہے۔

﴿۴﴾ مار سے بھاگنا طبعی امر ہے پس مار کر پڑھانے والے معلّم بچوں کو تعلیم سے بھگاتے ہیں اور علم سے نفرت دلاتے ہیں۔

﴿۵﴾ بچوں میں تقلید اور نقل کرنے بلکہ نقل کو اصل بنانے کا شوق ہوتا ہے اپنے مربی اور عزیزوں کو جو کام کرتے دیکھتے ہیں خود اس کو کرنے کی کوشش کرتے ہیں خواہ وہ کام ان کی طاقت سے زیادہ کیوں نہ ہو

﴿۶﴾ اگر بچوں کے کسی کام کی تعریف کی جائے تو بہت خوش ہوتے ہیں بار بار اس کام کو کرکے چاہتے ہیں کہ کوئی ہمارے کام کی داد دے اور تعریف کرے اگر داد نہ ملے اور کوئی تعریف نہ کرے تو ان کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔

﴿۷﴾ بچوں میں جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہوتی لیکن دوسروں کو جھوٹ بولتا ہوا دیکھتے ہیں

تو خود بھی جھوٹ بولنے لگتے ہیں اور فریب کرنے لگ جاتے ہیں ۔

﴿۸﴾ بچے کے پاس قیمتی سرمایہ اس کا وقت ہے، اس کا ہر لمحہ کارآمد بنایئے، کوئی لمحہ افادیت سے خالی نہ ہو

﴿۹﴾ آزادی بچے کا فطری حق ہے، اس کے لئے سب سے زیادہ مضر چیز یہ ہے کہ اس کے ساتھ بلا وجہ کی روک ٹوک روا رکھی جائے

﴿۱۰﴾ خوف بچے کا دشمن ہے، تعلیم کی راہ میں یہ ایک راہزن ہے، اس لئے کلاس میں خوف کا ماحول پیدا نہ کریں، خوف کے ماحول سے بچوں کی تعلیم و ترقی میں رکاوٹیں پیدا ہونگی۔

﴿۱۱﴾ مدرس اپنی جملہ توجہ طلبہ کے کردار کی تشکیل پر دے

﴿۱۲﴾ مدرس اپنے کام کو رزق کا وسیلہ نہیں بلکہ دینی خدمت تصور کرے

﴿۱۳﴾ معلم کو چاہئے کہ وہ اپنے دل کو صاف رکھے کسی طالب علم سے ناخوش ہو کر کینہ نہ رکھے اس سے دل سیاہ ہوتا ہے

﴿۱۴﴾ ٹیوشن کا سب سے بڑا نقصان تو یہ ہے کہ شاگرد استاذ کو اپنا نوکر سمجھتا ہے۔ نیز طالب بن کر در در گھومنا یہ علم کی توہین ہے

﴿۱۵﴾ مذاکرہ اور مطالعہ کو لازم سمجھے اس سے تدریس میں تجربہ بڑھتا جائے گا۔

﴿۱۶﴾ طعن و تشنیع سے بچنا بہت ضروری ہے۔ نیز اصلاح اور تنبیہ کے وقت کوئی ایسا طرز عمل نہ اختیار کرے اور نہ ایسا کوئی فقرہ زبان سے کہے کہ جس سے وہ بے تربیت بچہ مزید اخلاقی پستی کا شکار ہو جائے نیز اسکا ایک نقصان یہ ہوگا کہ وہاں موجود دوسرے بچے استاذ کا یہ طرز کلام اور یہ عمل اخذ کرتے ہیں اور اپنے بھائی بہن اور دوستوں کے ساتھ یہ طرز عمل اختیار کرتے ہیں دیکھئے بچوں نے

آپ سے بُرے الفاظ سیکھے اور آگے پھر تعدیہ کرتے ہوئے اپنے دوستوں اور بھائی بہن کو سکھائیں گے اب آپ اندازہ لگائیں کہ آپ سے بچے خیر سیکھ کر معاشرے میں لانے کے بجائے شر سیکھ کر معاشرہ میں لانے کا سبب بن رہے ہیں تو آپ معلم خیر تو نہیں بنے۔

﴿سزا کا طریقہ﴾

سزا کو بطور محرک بہت کم استعمال کرنا چاہئے کیونکہ اس کی تاثیر نہایت محدود ہے سزا صرف اس وقت مفید ثابت ہوگی جب اس کے تمام ممکن نقصانات پر غور کر کے اس کی ضرورت کو محسوس کیا جائے اور پھر سزا کے طریقے اور اس کی مقدار کو منتخب کیا جائے۔

سزا کے دو طریقے ہیں (تعمیری۔ وجسمانی)

﴿تعمیری سزا﴾

تعمیری سزا یہ ہے کہ سبق میں مذکور پانچ دس الفاظ کو دس دس مرتبہ لکھنے کا مکلّف بنایا جائے اس تعمیری سزا کا اثر جسمانی سزا کی بنسبت زیادہ رہے گا جسمانی سزا کا اثر تو چند منٹ یا صرف اس پریڈ تک رہے گا ماہرینِ نفسیات موجودہ زمانہ میں جسمانی سزا کے قائل نہیں ہیں۔ خاص کر کے مکاتب میں اس سے احتراز بہت ضروری ہے

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ

تعلیمی نفسیات کے مخصوص طریقے	فطری تقاضے	پیمائش
(۱) فطری تقاضوں کی رعایت	(۱) جسمانی حفاظت	(۱) ذہنی پیمائش
(۲) پیمائش	(۲) محبت	(۲) تعلیمی پیمائش
(۳) مطالعۂ احوال	(۳) خودنمائی	(۳) جذبات کی پیمائش
(۳) مشاہدہ	(۴) ذہنی آزادی	(۴) ☆☆☆☆

تعلیم اوراس کے محرکات	
(۱) قوت ارادی کو متحرک کرنا	(۴) معیار آرزو
(۲) حوصلہ افزائی	(۵) ترغیبات
(۳) ترقی کی رفتار کا علم	ترغیبات دوطرح کی ہوتی ہیں
(۱) داخلی ترغیبات (۲) خارجی ترغیبات	

استعداد پیدا کرنے کے اسباب
(۱) محرکات کا استعمال
(۲) غور وفکر کا عادی بنانا
(۳) خوداعتمادی پیدا کرنا
(۴) طبیعت کے انجماد کو ختم کرنا

تکان کے اقسام	تکان رفع کرنے کی تدابیر	مدرسین کے فرائض
(۱) جسمانی تکان	(۱) شوروغل سے حفاظت	(۱) استعداد پیدا کرنا
(۲) ذہنی تکان	(۲) ہوا اور روشنی کا انتظام	(۲) شوق پیدا کرنا
(۳) جھوٹی تکان	(۳) مضامین کی تبدیلی	(۳) وقت کو مفید تر بنانا
	(۴) جگہ کی تبدیلی	(۴) اخلاق کی تربیت

بچوں کی جبلت

(۱) تحریک (۲) تجسس (۳) کھیل (۴) نقالی

انسانی جبلتیں خدا کی عطیات ہیں

تعلیم کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ بچوں کی پرانی معلومات سے مدد لی جائے معلوم سے نامعلوم کی طرف چلنا تعلیم کا اہم جز ہے